سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۰ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

حضور کی طبیعت کل سارا دن اچھی رہی۔ البتہ شام کے قریب بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے

کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی

"سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا الخیر کلّہ فی القرآن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے، یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔" (کشتی نوح صفحہ ۳۶)

اخبار احمدیہ

ــ ربوہ ۱۰ اپریل۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی آپ نے خطبہ پڑھتے ہوئے افراد جماعت کی دینی اور اخلاقی تربیت کے سلسلہ میں مقامی جماعتوں کے عہدہ داران کو ان کی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی اور علی الخصوص نماز باجماعت کی اہمیت واضح کرنے کے علاوہ تجارتی دیانت اور باہمی لین دین کے معاملات میں اسلامی اخلاق کا نہایت شاندار عملی نمونہ پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی اور اس امر پر زور دیا کہ اصلاح و ارشاد کا فریضہ عملی نمونہ پیش کئے بغیر کامیابی سے ادا نہیں ہو سکتا۔

ــ اپریل ۱۹۶۵ء میں خدام الاحمدیہ کے مالی سال کی پہلی ششماہی ختم ہو جائے گی۔ اس لحاظ سے ہر مجلس کو اس مہینہ کے آخر تک بجٹ کا کم از کم نصف حصہ مرکز کو ادا کر دینا چاہیئے۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ چندہ جات کی وصولی کی طرف فوری توجہ فرمائیں

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ــ مورخہ ۱۱ اپریل بروز اتوار ۸ بجے شام مسجد محمود میں تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ ربوہ کی اختتامی تقریب منعقد ہوگی جس میں انعامات و اسناد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تقسیم فرمائیں گے۔ ربوہ کے جملہ خدام کی حاضری ضروری ہے۔ خدام بروقت شریک ہوں۔

(قائم مقام مہتمم مقامی)

ــ ربوہ ۱۰ اپریل۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب دہلوی کے والد محترم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی آجکل سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ عید الاضحیہ

عید الاضحیہ اِس طرح مناؤ جِس طرح خدا تعالےٰ نے حکم دیا ہے

اپنے اندر ابراہیمی رُوح پیدا کرو اور اپنی اولاد کو اسماعیلی صفات میں رنگین کرنیکی کوشش کرو

اگر تم ایسا کرو گے تو خدا تعالیٰ کی رحمتیں تم پر نازل ہوں گی

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۹ر جولائی ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج عید الاضحیہ ہے یعنی قربانیوں کی عید کا دن۔ یوں تو اس عید پر مسلمانوں میں سے صاحبِ توفیق لوگ بھی بہت کم قربانی کرتے ہیں سوائے حج کے کہ اس موقعہ پر مَیں نے دیکھا ہے۔ بڑی کثرت کے ساتھ۔ قربانیاں کی جاتی ہیں۔ لیکن یہ عید عید الاضحیہ اسی طرح ہو گئی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کروڑوں کی تعداد میں امت ملی۔ چنانچہ کہتے ہیں۔ اس وقت مسلمانوں کی تعداد ۶۰ کروڑ ہے۔ اگر ان ساٹھ کروڑ مسلمانوں میں سے فی کروڑ ایک مسلمان بھی سنت رسول پر صحیح طور پر عمل کرنے والا ہو۔ تو ۶۰ آدمی قربانی کرنے والے نکل آتے ہیں۔ اور اگر لاکھ میں سے ایک آدمی سنتِ رسول پر عمل کرنے والا ہو تو ۶۰۰۰ مسلمان قربانی کرنے والا نکل آتا ہے اور اسی طرح یہ عید حقیقی معنوں میں عید الاضحیہ بن جاتی ہے۔ گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس عید کا نام عید الاضحیہ رکھ کر بتایا کہ آپؐ کی امت کو خدا تعالےٰ اس قدر بڑھائیگا کہ اگر ان میں سے اس موقعہ پر بہت کم قربانی کرنے والے لوگ ہوں تب بھی ان کی قربانیاں ایک بہت بڑا مجموعہ ہو جائیں گی۔ پس

یہ عید بڑی شاندار عید

ہے جس کی مثال دنیا میں اور کہیں نہیں ملتی۔ اس موقعہ پر لوگ بکروں اور دنبوں کی قربانیاں کرتے ہیں لیکن قرآن کریم فرماتا ہے :۔

لن ینال اللہ لحومھا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقوٰی منکم۔ (حج ع ۵)

اللہ تعالےٰ کو ان قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ قربانی کرنے والوں کا تقوےٰ پہنچتا ہے۔ پس اصل قربانی وہ ہے جو انسان اپنی اور اپنے اہل و عیال کی پیش کرے۔ اور یہی وہ سبق ہے جو عید الاضحیہ ہمیں سکھاتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہ رضؓ کو ایک بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ آئے تو گو وہ خود اس جنگل سے باہر چلے گئے لیکن ان کی قربانی یہ تھی کہ انہوں نے اپنی بیوی اور اکلوتے بچے کی جُدائی کا دکھ اٹھایا اور بیوی کی یہ قربانی تھی کہ اس نے اپنے خاوند کی جدائی کا دکھ اٹھایا اور اپنے بیٹے کا دکھ دیکھا۔ اور بیٹے کی قربانی یہ تھی کہ وہ اپنی مرضی سے ایک ایسے جنگل میں بس گیا جہاں دور دور تک انسان نظر نہیں آتا تھا۔ اور اس نے نہ صرف خود

پیاس اور بھوک کی تکلیف

اٹھائی بلکہ ماں اور باپ کا دکھ بھی دیکھا۔ پس وہ قربانی کسی ایک فرد کی نہیں تھی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ رضؓ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ایک بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ کر کی۔ بلکہ درحقیقت وہ سارے خاندان کی قربانی تھی۔ مَیں سمجھتا ہوں اگر فی الواقعہ آج ہر مسلمان ان معنوں میں عید منانے لگ جائے اور وہ دنبوں اور بکروں کی قربانی کے ساتھ ساتھ اپنی اور اپنے بیٹوں کی قربانی بھی کرنے لگ جائے تو دنیا کی کوئی طاقت انہیں تباہ نہیں کر سکتی دیکھو سکھوں نے اپنے زمانۂ حکومت میں پشاور پر قبضہ کر لیا تو

حضرت سیّد احمد صاحب بریلوی رح

نے جو تیرھویں صدی کے مجدد تھے سید اسمٰعیل صاحب شہید رح کو اس پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لئے مقرر فرمایا۔ چنانچہ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پشاور کی طرف بڑھے۔ سکھوں کے پاس توپیں تھیں اور مسلمانوں کے پاس نہیں تھیں۔ جب مسلمان سامنے کھڑے ہوئے تو لوگ کہنے لگے یہ کیا مقابلہ کریں گے بلکہ بعض نے تو یہاں تک کہا کہ یہ لوگ بیوقوف ہیں جو توپوں کے سامنے کھڑے ہو گئے ہیں۔ اس وقت کی جنگ آجکل کی جنگ کی طرح زیادہ خطرناک نہیں ہوتی تھی۔ اس وقت توپ کا گولہ اگرچہ کئی کئی من کا ہوتا تھا مگر وہ ایک ہی جگہ پڑتا تھا اور آجکل کے گولوں کی طرح پھیل کر زیادہ نقصان نہیں پہنچاتا تھا۔ سید اسمٰعیل صاحب شہید رح نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اگر تم متفرق طور پر کھڑے ہوئے تو توپ کا گولہ زیادہ سے زیادہ تم میں سے ایک کو مارے گا اس لئے تم ایک دوسرے سے کندھا لگا کر کھڑے نہ ہو بلکہ آپس میں دس دس گز کا فاصلہ رکھو اور دشمن کی طرف اس طرح بڑھو کہ جوں جوں تم دشمن کے قریب ہوتے جاؤ تمہارا درمیانی فاصلہ کم ہوتا جائے اور جب تم دشمن کے بالکل قریب پہنچ جاؤ تو یکدم حملہ کر کے اس کی توپوں پر قبضہ کر لو۔ ان لوگوں میں

اطاعت کا مادہ

بہت زیادہ تھا۔ انہوں نے سید اسمٰعیل صاحب شہید کی ہدایات کے ماتحت آپس میں دس دس گز کا فاصلہ رکھ کر قلعہ کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے دشمن کے گولے انہیں زیادہ نقصان نہیں پہنچاتے تھے زیادہ سے زیادہ وہ ایک آدمی کو اپنی زد میں لیتے تھے اور باقی محفوظ رہتے تھے۔ غرض مسلمان اسی طرح آگے بڑھتے گئے اور جوں جوں دشمن کے قریب ہوتے گئے ان کا فاصلہ کم ہوتا گیا۔ جب وہ توپ خانہ کے بالکل قریب پہنچے تو یکدم حملہ کر کے انہوں نے توپچیوں کو توپوں کے دہانے سکھوں کی طرف پھیر دینے پر مجبور کر دیا اس طرح سکھوں کی توپیں سکھوں پر ہی چلیں۔ اور پشاور پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا۔ اب دیکھو جو کچھ ہوا قومی قربانی کا ہی نتیجہ تھا ورنہ مسلمان خالی ہاتھ تھے۔ اور دشمن مسلح تھا اور اس کے مقابلہ میں انکی ظاہری طور پر کوئی حیثیت نہیں تھی۔ صرف اتنی بات تھی کہ وہ لوگ مرنا جانتے تھے جس کی وجہ سے انہوں نے فتح حاصل کر لی۔ اسی طرح پٹھانوں میں بھی بڑی جُرأت اور دلیری پائی جاتی ہے اور اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ وہ مرنا جانتے ہیں۔ پٹھان لڑتے تھے تو بعض دفعہ انگریزی فوج پر حملہ کر کے ان کی رائفلیں تک چھین کر لے جاتے تھے ۔۔۔۔۔۔۔

... اگر سب مسلمانوں کے اندر بھی

ابراہیمی رُوح

پیدا ہو جائے۔ تو دنیا کی کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

عیدالاضحیہ ہمارے اندر اسی قسم کا نمونہ پیدا کرنا چاہتی ہے۔ اگر ہم ابراہیمی روح اپنے اندر پیدا کرلیں اور پاکستانی خداتعالیٰ کی راہ میں مرنا قبول کرلیں تو وہ یقیناً دنیا پر غالب آسکتے ہیں۔ لیکن شرط یہی ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس بات کی کوئی پرواہ نہ کی۔ کہ میری بیوی اور بیٹے کا کیا بنے گا۔ اسی طرح پاکستانی یہ خیال نہ کریں کہ اگر وہ مر گئے تو ان کے بعد ان کے بیوی بچوں کا کیا حال ہوگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب خداتعالیٰ نے اپنی بیوی اور اکلوتے بیٹے کو ایک بے آب وگیاہ جنگل میں چھوڑنے کا حکم دے دیا تھا۔ تو آپ نے یہ سوال نہیں کیا تھا کہ خدایا انہیں وہاں کیا خرچ ملے گا بلکہ آپ نے بغیر کوئی سوال کئے

خداتعالیٰ کے حکم کی تعمیل

کی اور کہا کہ اگر وہ بھوک سے مرتے ہیں تو بے شک مریں۔ دھوپ میں جلتے ہیں تو بے شک جلیں۔ میں نے خداتعالیٰ کا حکم پورا کرنا ہے۔ اگر پاکستانیوں کے اندر بھی یہی روح پیدا ہو جائے کہ ان کے بیوی بچے مرتے ہیں تو مریں وہ وطن کی حفاظت کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے تو دیکھو کس طرح کامیابی ان کے قدم چومتی ہے۔

اسی طرح اگر یہ روح ہماری جماعت کے افراد میں بھی پیدا ہو جائے تو ہماری جدوجہد کتنی وسیع ہوسکتی ہے۔ اب تو ہم بعض مبلغین کے بیوی بچوں کو بھی ساتھ ہی بھیج دیتے ہیں۔ لیکن بعض مبلغین نے جب پچھلے دنوں اپنے بیوی بچوں کو بھیجنے کے لئے کہا تو تحریک جدید نے انہیں لکھا کہ اس سے خرچ بڑھے گا۔ ہاں اگر بجٹ بڑھ دیں تو ایسا کیا جاسکتا ہے۔ مجھے اس بات کا علم ہوا تو میں نے کہا اس میں

دونوں کا قصور ہے

تحریک جدید کا بھی قصور ہے اور مبلغین کا بھی قصور ہے۔ تحریک جدید کا یہ قصور ہے کہ اس نے غیر ابراہیم کو ابراہیم سمجھ لیا۔ اور مبلغین کا یہ قصور ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو ابراہیم نہ بنایا۔ اگر وہ فی الواقعہ ابراہیم بن جائیں۔ تو پچاس سال بعد بھی اپنے بیوی بچوں کو بلانے کا نام نہ لیں۔ اتنے عرصہ میں

اسلام دنیا پر غالب

آسکتا ہے اور پھر ان کی جگہ اور مبلغ بھی بھیجے جاسکتے ہیں۔ گویا اتنے لمبے عرصہ میں تحریک جدید پر صرف چند مبلغین کے آنے جانے کا خرچ پڑے گا۔ پس یہ قصور دونوں طرف کا ہے مبلغین ابراہیم نہیں ہیں اور تحریک جدید نے غیر ابراہیم کو ابراہیم سمجھ لیا ہے حالانکہ جو شخص ابراہیم بنے گا اسے ابراہیمی کام بھی کرنا پڑے گا۔ اسے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل کی طرح اپنے بیوی بچوں کو چھوڑنا بھی پڑے گا۔ اگر وہ اپنے بیوی بچوں کو نہیں چھوڑتا تو وہ ابراہیم نہیں۔ اور اگر وہ حضرت ابراہیم کی طرح انہیں

خداتعالیٰ کے لئے ذبح

کرتا ہے تو پھر وہ وہیں بیٹھا رہے گا اور تبلیغ کے کام کو جاری رکھے گا یہاں تک کہ خداتعالیٰ کی رحمت مرکز کے پاس روپیہ بھجوا دے گی اور وہ اس کے بیوی بچوں کو اس کے پاس بھیج دے گا۔ تم دیکھ لو حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل کو کھانا کس نے مہیا کیا تھا۔ انہیں کھانا خداتعالیٰ نے ہی مہیا کیا تھا۔ ورنہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تو ان کے پاس صرف

ایک مشکیزہ پانی

اور ایک تھیلی کھجوروں کی چھوڑ آئے تھے۔ اور یہ چیزیں تو ہفتہ بھر کے لئے بھی کافی نہیں تھیں اور وہ ساری عمر کے لئے وہاں رہ گئے تھے۔ پھر خداتعالیٰ نے ان کے کھانے کا انتظام کیا۔ وہ ایک قبیلہ کو وہاں لے آیا۔ اس نے پانی کا چشمہ دیکھا تو اس نے حضرت ہاجرہ سے درخواست کی کہ انہیں پانی استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔ اس کے بدلہ میں وہ ہر سال انہیں ٹیکس ادا کیا کریں گے چنانچہ انہیں اجازت دی گئی۔ اور اس کے بدلہ میں وہ جو کچھ کماتے۔ اس کا دسواں حصہ آپ کو دے جاتے۔ پس اگر مبلغین

ابراہیم بننا چاہتے ہیں تو انہیں اپنے بیوی بچوں سے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل والا سلوک کرنا چاہیئے۔ اب تو یہ حالت ہے کہ وہ کہتے تو اپنے آپ کو ابراہیم ہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ ہاجرہ اور اسماعیل کے لئے خرچ مقرر کیا جائے۔ حالانکہ حضرت ابراہیم نے جب حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو جنگل میں چھوڑا تھا۔ تو انہیں صرف ایک مشکیزہ پانی اور ایک تھیلی کھجوروں کی دی تھی۔ اور اگر تحریک جدید

بھی اپنے ہر مبلغ کے بچوں کو اتنا ہی خرچ دے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کے لوگ تحریک جدید کے افسروں کے پاس آئیں اور انہیں کہیں کہ تم پاگل ہو گئے ہو۔ ایک تھیلی کھجوروں کی اور ایک مشکیزہ پانی کا مبلغ کے گھر بھجوا کر یہ سمجھ لیتے ہو کہ اب

عمر بھر کے لئے

کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔ ایسی صورت میں ان کا جواب یہی ہوگا کہ تم ابراہیم نہیں ہو۔ اگر تم ابراہیم ہوگے تو تمہارے بیوی بچوں کے ساتھ بھی وہی سلوک ہوگا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیوی بچوں کے ساتھ ہوا۔ یہ قدرتی بات ہے کہ جب ایک مبلغ کے بیوی بچے جدا رہیں گے تو وہ اس طرح قربانی کرے گا کہ جماعت کی تعداد بڑھے گی اور زیادہ سے زیادہ چندے آئیں گے لیکن اگر وہ بیکار بیٹھا رہے گا۔ اور دس سال کے بعد یہ رپورٹ بھیجے گا۔ کہ دو احمدی ہوئے ہیں۔ اور ڈیڑھ روپیہ چندہ ہے اور ساتھ ہی کہے کہ میرے بیوی بچوں کو بھجوا دیا جائے۔ اور ان پر سینکڑوں روپیہ خرچ آئے تو کام کیسے ہوگا۔ پس ہمارے مبلغوں کو اپنے اندر ابراہیمی روح پیدا کرنی چاہیئے۔ اگر وہ یہ روح اپنے اندر پیدا کرلیں تو کوئی وجہ نہیں کہ انہیں اپنی

کوششوں میں کامیابی

حاصل نہ ہو۔ دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مخالف اکٹھے ہوئے اور انہوں نے فیصلہ کیا۔ کہ یا تو وہ تبلیغ سے باز آئیں ورنہ انہیں آگ میں ڈال دیا جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تبلیغ بند کرنے سے انکار کردیا۔ چنانچہ انہوں نے آپ کو آگ میں ڈال دیا۔ اگر آپ کہتے کہ میں آگ میں نہیں پڑتا تو فرشتے آسمان پر چلے جاتے۔ لیکن جب آپ نے کہا میں آگ میں پڑنے کے لئے تیار ہوں۔ تو خداتعالیٰ نے عرش سے کہا

یانار کونی برداً

وسلاماً علیٰ ابراھیم (انبیاء ع ۵) اے آگ تو لوگوں کو تو جلاتی ہے۔ لیکن ابراہیم کے لئے تو اس خاصیت کو چھوڑ دے۔ اور ٹھنڈی ہو جا۔ یہ عظیم الشان نشان اس لئے ظاہر ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خداتعالیٰ کے حضور جلنا منظور کر لیا تھا۔ اگر تم بھی اسی طرح مومن بن جاؤ۔ تو خداتعالیٰ تمہارے لئے بھی اپنے نشانات نازل کرے گا۔ اور تمہیں اپنے دشمنوں پر غلبہ عطا کرے گا۔ پس تم عیدالاضحیہ منانے کے لئے اپنا نمونہ پیش کرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جو شخص خداتعالیٰ کے لئے ہجرت کرتا ہے۔

یجد فی الارض مراغماً

کثیرۃ وسعۃ (نساء ع ۱۴)

وہ دنیا میں بڑی کشائش اور ترقی کے سامان پاتا ہے۔ تم دوسرے مہاجروں سے اپنا مقابلہ کرو اور دیکھو کہ خداتعالیٰ نے تمہارے ساتھ کس قدر امتیازی سلوک کیا ہے۔ تمہارے خدا نے تمہیں ایک عمدہ

شہر بسانے کی توفیق

دے دی ہے۔ جس میں تم اطمینان سے زندگی بسر کر رہے ہو۔ اور اگر تم اپنے ایمان اور اخلاص میں بڑھو تو یہ شہر انشاء اللہ ایک دن لائل پور کی طرح ترقی کر جائے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ مکہ میں ہر قسم کا رزق لائے گا۔ اور رزق لانے کے کچھ طریق ہوتے ہیں۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ طریق اختیار کیا۔ کہ ایک تجارتی قبیلہ وہاں آ گیا وہ دوسرے ممالک میں تجارت کے لئے جاتا اور اپنے ساتھ دولت لاتا۔ اور اس میں سے دسواں حصہ حضرت ہاجرہ اور اسماعیل کو دے دیتا۔ اس طرح گویا انہوں نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اپنا بادشاہ بنالیا۔ لیکن یہاں منظم حکومت موجود ہے۔ اور وہ اس قسم کا ٹیکس خود لیتی ہے۔ اس لئے یہاں یہ صورت نہیں ہوسکتی۔ یہاں وہ لوگوں کو توفیق عطا کرے گا کہ وہ کارخانے کھولیں۔ جس سے یہاں کے رہنے والوں کے لئے محنت اور مزدوری کے ذرائع نکل آئیں گے۔ اور بعد میں ترقی کرکے کراچی اور

بیرونی ممالک سے تجارت

کے وسائل پیدا ہو جائیں گے۔ لیکن یہ سب کچھ اسی وقت ہوگا جب تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح قربانی کرنے لگ جاؤ گے۔ جب تمہاری بیویاں ہاجرہ کی سی قربانیاں کرنے لگ جائیں گی۔ اور تمہارے بچے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا سا نمونہ پیش کریں گے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ذکر کیا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا ہے کہ وہ اسے ذبح کر رہے ہیں تو

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

نے چیخیں نہیں ماریں بلکہ فرمایا کہ آپ خداتعالیٰ کے حکم کی تعمیل کریں۔ میں اس کے لئے بسر و چشم تیار ہوں۔ پھر جب آپ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو مکہ میں چھوڑ کر گئے۔ تو حضرت ہاجرہ نے واویلا نہیں کیا۔ بلکہ صرف اتنا پوچھا کہ آپ ہمیں اپنی مرضی سے یہاں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ یا خداتعالیٰ کی طرف سے آپ کو ایسا کرنے کا حکم ملا ہے۔ اس پر آپ نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ مجھے خداتعالیٰ کی طرف سے اس کا

حکم ملا ہے۔ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے لئے آپ کا آسمان کی طرف اشارہ کرنا ہی کافی ہو گیا اور انہوں نے فرمایا

اِذَا لَّا یُضَیِّعُنَا

اگر یہ بات ہے تو پھر خدا تعالیٰ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہا حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس واپس آ گئیں اور اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف نہیں دیکھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ جب کوئی اونچی جگہ آتی تو وہ واپس مُڑ کر دیکھتے لیکن حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے لَوٹ کر نہیں دیکھا بلکہ وہ اپنے بچے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس چلی گئیں۔ اور یہ سمجھا کہ جب خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت انہیں یہاں چھوڑا گیا ہے تو اب وہ خدا تعالیٰ کی طرف ہی دیکھیں گی۔ اگر تم بھی اپنے اندر اور اپنی اولاد کے اندر یہ روح پیدا کر لو اور دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے ہی اپنی حاجات طلب کرو تو تم دیکھو گے کہ زمین اپنے خزانے اُگل کے رکھ دے گی۔ اور آسمان اپنی ساری دولتیں برسا دے گا۔ اب تو آسمان برستا ہے تو طوفان آ جاتا ہے لیکن جب تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ گے تو وہ طوفان کی بجائے

رحمتیں برسائے گا

اب تو وہ پانی برساتا ہے تو اس سے راوی چناب اور جہلم کی سطح بلند ہو جاتی ہے۔ پانی سیلاب کی شکل میں کناروں سے باہر نکل آتا ہے اور سب کچھ اپنے ساتھ بہا لے جاتا ہے لیکن جب تم خدا تعالیٰ کے بن جاؤ گے تو یہ آسمانی پانی بجائے سب کچھ بہا لے جانے کے اپنے پیچھے روئیدگی چھوڑ جائے گا۔ اور گندگی بہا لے جائے گا۔

پس تم عید مناؤ لیکن اس طرح جس طرح خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

پھر دیکھو گے کہ خدا تعالیٰ کی برکتیں کس طرح نازل ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو اور بار بار وہ درود پڑھو جو نماز میں تمہیں سکھایا گیا ہے۔

مَیں بچہ ہی تھا۔ اب مجھے یاد نہیں رہا یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات سے پہلے کا ذکر ہے یا حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے ابتدائی زمانہ کی بات ہے۔ بہرحال مَیں بیت الدعا میں دعا کر رہا تھا کہ مجھے رؤیا میں بتایا گیا کہ پانچ ابراہیم گزرے ہیں۔ ایک ابراہیم تو وہ تھے جن کا تورات میں ذکر آتا ہے۔ دوسرے ابراہیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ تیسرے ابراہیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے چوتھے ابراہیم حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ تھے۔ اور پانچویں ابراہیم تم ہو۔

اب دیکھو یہ بچپن کی بات ہے۔ جب مجھے رؤیا میں بتایا گیا کہ تم ابراہیم ہو اس وقت کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ہمیں قادیان چھوڑنا پڑے گا لیکن ابراہیمی مشابہت کے لئے ضروری تھا کہ ہمیں بھی ہجرت کرنی پڑے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ہمیں قادیان چھوڑنا پڑا۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ابراہیم قرار دے کر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسماعیل بنا دیا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ابراہیم قرار دیکر مجھے اسماعیل بنا دیا اور پھر مجھے ابراہیم قرار دیا تو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ ربوہ بسایا اور تم اسماعیل بن گئے۔ اور تم نے اسے آباد کر لیا۔ غرض ایک کے طفیل دوسرا ابراہیم بنا۔ اور دوسرے کی وجہ سے تیسرا بنا۔ یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں ہمیشہ جاری رکھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

اللہ یبدء الخلق

ثمّ یعیدہٗ (روم ع ۲)

یعنی اللہ تعالیٰ پیدائشِ عالم کو شروع بھی کرتا ہے اور پھر اس سلسلہ کو دُہراتا بھی جاتا ہے۔ اسی طرح ابراہیمی مقام بھی چکّر کھاتا رہتا ہے۔ پہلا ابراہیم جاتا ہے تو ایک اَور ابراہیم آ جاتا ہے۔ دوسرا جاتا ہے تو تیسرا آ جاتا ہے۔ اور یہ سب کچھ یعیدہٗ کے ماتحت ہوتا ہے۔

پس تم خدا تعالیٰ کے اس قانون سے فائدہ اٹھاؤ اور دعائیں کرنے کی عادت پیدا کرو تا تمہیں بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے رؤیا و کشوف ہونے لگیں۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ مَیں نے اپنے ایک خطبہ میں نوجوانوں کو دعا کی طرف توجہ دلائی تو میرے پاس درجنوں ایسے خطوط آئے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ انہیں رؤیا و کشوف ہونے لگ گئے ہیں بلکہ بعض کو خدا تعالیٰ کی زیارت بھی ہوئی۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ انہوں نے اس کا تجربہ کیا۔ اور پھل کھایا۔ تم بھی اس کا تجربہ کرو۔ یہاں تک کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہو جسے دعاؤں اور گریہ وزاری کی وجہ سے رؤیا و کشوف نہ ہونے لگ جائیں۔ اسی طرح تم سب کے دل مضبوط ہو جائیں گے۔ اگر کوئی آفت آئے اور لوگ گھبرا جائیں تو تم انہیں کہو کہ گھبراؤ مت مَیں نے رات کو رؤیا میں دیکھا ہے یا مجھے الہام ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ یہ آفت دور کر دے گا۔ اور

ترقی کے سامان

پیدا کر دے گا۔ پھر تمہاری اولادیں رؤیا وکشوف اور الہام سے مشرف ہوں اور وہ لوگوں کو گھبراتے دیکھ کر تسلّی دیں۔ پھر تمہارے پوتوں اور پڑپوتوں کو بھی الہام ہوں اور یہ سلسلہ ہزاروں سال تک چلتا چلا جائے۔ مگر یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ تم نہ صرف خود دعاؤں کی عادت ڈالو بلکہ اپنی اولاد کو بھی دعاؤں کی عادت ڈالو ان کے اندر خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرو تم اسماعیل پیدا کرو ابراہیم خود آئیں گے اور یہ سلسلہ دنیا میں ہمیشہ جاری رہے گا۔ یہاں تک کہ ساری دنیا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل پھیل جائے گی۔ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لوکان موسیٰ وعیسیٰ حیّین

لما وسعھما الّا اتباعی

کہ اگر موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو انہیں میری اطاعت کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا۔ حالانکہ موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ پس اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمّدٍ وعلیٰ اٰل محمّدٍ کما صلّیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انّک حمیدٌ مجید کی دعا سکھا کر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں دے دیا۔ اور بتایا کہ اگر وہ زندہ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتّباع کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بن جاتے۔ گویا بتایا کہ اب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کوئی علیحدہ امت نہیں رہی بلکہ اب تیری امت بن کر ہی ان کی امت بنے گی۔ پہلے کوئی تیرا مطیع بنے گا تو پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مطیع ہو گا۔ اسی طرح یہ درود چکّر کھاتا چلا جائے گا۔ اس نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو یہ

ایک معجزانہ کلام

بن جاتا ہے۔ کیونکہ اتنے چھوٹے سے فقرہ میں یہ سارا مفہوم بیان کرنا انسان کی طاقت میں نہیں تھا۔ پس یہ سلسلہ قیامت تک چلتا چلا جائے گا یہاں تک کہ ساری دنیا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پھیل جائے گی اور کوئی بچہ ایسا نظر نہیں آئے گا جو روحانی طور پر ابراہیم اکبر یعنی محمّد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد نہ ہو۔ اور جب ایسا ہو جائے گا تو دنیا میں

امن ہی امن

قائم ہو جائے گا۔

لجنات اماء اللہ متوجہ ہوں

اس وقت نئے مالی سال پر پانچ ماہ گزر چکے ہیں لیکن ابھی تک چندہ ممبری۔ چندہ ناصرات الاحمدیہ۔ چندہ خدمتِ خلق اور چندہ اصلاح و ارشاد ابھی تک نصف سے بھی کم وصول ہوا ہے۔ تمام لجنات کی سیکرٹریانِ مال سے گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد چندہ جات کی وصولی کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ جہاں لجنہ قائم نہیں ہے وہاں کے مربّی صاحبان چندہ وصول کر کے صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے نام دفتر میں بھجوائیں۔

۲۔ شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے تحت تربیتی نصاب حصہ دوم کا امتحان اگست میں ہو گا۔ کتاب دفتر لجنہ سے مل سکتی ہے۔ صدر صاحبان کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ ممبرات اس امتحان میں شریک ہوں۔

۳۔ لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ کارگزاری چھپ چکی ہے۔ تمام عہدیداران و ممبرات کو چاہیئے کہ رپورٹ خریدیں اور اس کے مطابق اپنے شعبہ کو ترقی دیں۔ سالانہ رپورٹ دفتر لجنہ مرکزیہ سے منگوائی جا سکتی ہے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

امتحان ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کا پہلا امتحان ۲۔ مئی بروز اتوار کو مرکز کی طرف سے لیا جائے گا۔ بڑے گروپ کے لئے "کشتی نوح" اور چھوٹے گروپ کے لئے "کامیابی کی راہ" پہلا حصّہ نصاب کے طور پر مقرر ہوا ہے۔ ہر شہر کی صدر اور سیکرٹری سے درخواست ہے کہ اپنے شہروں اور حلقوں کی ناصرات کو مقررہ کورس کی تیاری کروائیں اور امتحان دینے والی لڑکیوں کی تعداد کے متعلق مرکز میں اطلاع دیں تاکہ وقت پر پرچے بھجوائے جا سکیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

عیدالاضحی اور قربانی کے ضروری مسائل

عیدالاضحی اور قربانی کے ضروری مسائل اور احکام افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

۱۔ عیدالاضحی کی مبارک تقریب ہر سال ماہ ذوالحجہ کی دس تاریخ کو ہوتی ہے۔

۲۔ جہاں تک ممکن ہو تمام مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں کو نماز عید میں شامل ہونا چاہیئے۔

۳۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن کو ایک قومی خوشی کی تقریب کے طور پر منایا کرتے تھے۔ اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس دن اپنی ظاہری حالت کے لحاظ سے بھی خوشی کا اظہار کرے۔ لیکن غیر اسلامی رسوم سے اجتناب بہرحال ضروری اور لازمی ہے۔

۴۔ عید کے روز غسل کرنا، اچھا لباس پہننا اور خوشبو وغیرہ لگانا مسنون ہے۔

۵۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز عید عموماً کھلے میدان میں ادا فرمایا کرتے تھے۔ لیکن یہ بھی ثابت ہے کہ بعض مواقع پر آپؐ نے مسجد نبوی میں نماز عید ادا فرمائی۔

۶۔ عیدالاضحی کی نماز کا وقت چاشت کے ابتدائی حصے سے شروع ہوتا ہے۔ جبکہ سورج نیزہ اونچا ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ عیدالاضحی کی نماز عید الفطر کی نسبت جلد ادا کی جائے۔

۷۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جس راستہ سے آپؐ عید کے لئے تشریف لے جاتے تھے واپسی پر اسے اختیار نہ فرماتے بلکہ کوئی دوسرا راستہ اختیار کر لیتے تھے نیز آپؐ ناشتہ نماز عید سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا کرتے تھے۔

۸۔ نماز عید کے لئے نہ اذان ہوتی ہے اور نہ اقامت ہی کہی جاتی ہے احباب کو نماز عید وقت مقررہ پر عیدگاہ میں پہنچ جانا چاہیئے۔

۹۔ نماز عید دو رکعت باجماعت پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس نماز سے پہلے یا بعد میں کوئی نوافل یا سنتیں نہیں پڑھی جاتیں۔

۱۰۔ نماز عید کے بعد امام خطبہ پڑھتا ہے اسے بھی ضرور سننا چاہیئے۔

۱۱۔ نماز عید میں تکبیر تحریمہ کے بعد پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہوتی ہیں۔ جو امام بلند آواز سے کہتا ہے اور ہر دفعہ اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتا ہے۔ تمام مقتدیوں کو چاہیئے کہ وہ امام کی اقتداء میں آہستہ آواز میں تکبیر پڑھیں اور ہر تکبیر کے وقت اپنے ہاتھ بھی کانوں تک اٹھائیں۔

۱۲۔ نماز عید کی قرأت جہری ہوتی ہے۔ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم سورۂ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں عموماً سورۂ اعلیٰ اور دوسری میں سورۂ غاشیہ پڑھا کرتے تھے۔

۱۳۔ عیدالاضحی کے دن اور اس کے بعد دو دن تک بلند آواز سے ہر نماز کے بعد تکبیرات پڑھنی چاہئیں۔ تکبیرات کے مسنون الفاظ یہ ہیں:-

اللہ اکبر اللہ اکبر۔ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔

یہ تکبیریں دس ذوالحجہ کو نماز فجر کے بعد شروع کر کے ۱۲ ذوالحجہ کو نماز عصر تک پڑھتے رہنا چاہئیں۔

قربانی کے مسائل

۱۔ نماز عید اور خطبہ کے بعد قربانی کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ یہ قربانی عید کے دن اور اس کے بعد دو دنوں تک یعنی ۱۲ ذوالحجہ تک کی جا سکتی ہے۔

۲۔ یہ قربانی اونٹ، گائے، بکری، بھیڑ اور دنبہ کی دی جاتی ہے۔

۳۔ قربانی کے جانور کے لئے یہ ضروری شرط ہے کہ وہ کم از کم مسنّہ ہو۔ جسے ہمارے ہاں دوندا کہتے ہیں۔ اونٹ عموماً اپنی عمر کے چھٹے سال میں مسنّہ ہوتا ہے۔ لیکن گائے اور بکری علی الترتیب تیسرے اور دوسرے سال میں قربانی کے قابل ہوتی ہیں۔ (مسنّہ اس جانور کو کہتے ہیں جس کے دودھ کے دو دانت ٹوٹ کر دوبارہ نکل آئے ہوں)

۴۔ دنبہ کے لئے مسنّہ ہونا ضروری نہیں اگر اس کی عمر چھ ماہ ہو جائے تو اسے قربانی کے لئے ذبح کیا جا سکتا ہے۔

۵۔ قربانی کا جانور صحیح سالم اور حتی الوسع اچھی صحت کا ہونا چاہیئے۔ بیمار، اندھا، کانا، لنگڑا۔ کان کٹا یا سینگ ٹوٹا ہوا جانور قربان نہیں کرنا چاہیئے۔

۶۔ قربانی کے گوشت کا ایک حصّہ غرباء اور مساکین میں تقسیم کرنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ رشتہ داروں اور دوستوں اور ہمسایوں کو بھجوانا چاہیئے۔ اسے خود بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۷۔ قربانی والے جانور کا تمام گوشت اور کھال وغیرہ صرف ان جگہوں پر صرف کرنا چاہیئے۔ جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے ان کے علاوہ کسی اور مصرف میں اسے نہیں لانا چاہیئے۔ حتیٰ کہ قصاب کو بھی جس نے قربانی کا جانور ذبح کیا ہو گوشت کا کچھ حصّہ یا کھال بطور اجرت دینا منع ہے۔

بہتر ہے کہ قربانی دینے والا اپنی قربانی اپنے ہاتھ ذبح کرے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اپنی قربانی اپنے دستِ مبارک سے ذبح فرمایا کرتے تھے۔ ویسے کسی دوسرے شخص سے ذبح کروانا بھی جائز ہے۔

درخواستہائے دُعا

● مکرم چوہدری نادر علی صاحب انسپکٹر تحریک جدید نے سرگودھا میں بواسیر کی تکلیف کے باعث اپریشن کروایا ہے۔

(خاکسار شبیر احمد وکیل المال اوّل)

● خاکسار کے والد مکرم ماسٹر نذیر علی صاحب کی دائیں آنکھ کا موتیا آجانے کی وجہ سے سول ہسپتال سرگودھا میں ۳ اپریل کو اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن کی کامیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(احمد یوسف۔ محلہ دارالصدر غربی ربوہ)

● میں پی سی ایس (ایگزیکٹو) کے مقابلے کے امتحان میں کامیاب ہو کر انٹرویو بھی دے چکا ہوں نتیجہ کا اعلان ہونے والا ہے۔ (حمید المجاہد۔ ایم۔ اے)

● میری اہلیہ اور بچے ۵ ماہ سے بیمار ہیں۔

(خادم بشیر احمد شاکر آف راولپنڈی حال لنڈن)

● خاکسار آجکل مالی اور دیگر پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ (خاکسار جمیل احمد متعلم بی۔ اے)

● ملک محمد شفیع صاحب آف ننکانہ بہت بیمار ہیں۔

(علی اکبر قائمقام ناظر تعلیم ربوہ)

● مکرم صوبیدار کرم الدین صاحب کو لنڈن میں دائیں بازو پر سخت چوٹ آئی ہے۔

(خاکسار فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید ربوہ)

● خاکسار کی بیوی بیمار ہے۔ اور ایک لڑکا ایک مصیبت میں مبتلا ہے۔ خود خاکسار بھی بہت سی پریشانیوں میں مبتلا ہے۔

(خاکسار محمد حسین چہارکوٹی انچارج سنٹر سکول نارتھ آزاد کشمیر)

احباب ان سب کے لئے دُعا فرمادیں۔

تقریب شادی

۱۔ مورخہ ۳۱-۳-۶۵ بروز بدھ بعد نماز عصر مولانا عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ کراچی کی صاحبزادی شوکت گوہر صاحبہ کی شادی ہمراہ ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی ابن جناب منظور احمد صاحب قریشی لاہور۔ احمدیہ ہال میں عمل میں آئی۔ اس تقریب میں کثیر تعداد میں احمدی و غیر احمدی احباب و خواتین نے شرکت کی۔

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے تقریب کا آغاز ہوا۔ جو مولوی دین محمد صاحب شاہد نے کی۔ ازاں بعد خاکسار (محمد شفیع) نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعائیہ منظوم کلام پڑھا۔ خاکسار کا لکھا ہوا ایک سہرا خاکسار کے لڑکے نسیم احمد خاں نے پڑھا۔ مکرم آفتاب احمد صاحب بسمل نے ایک دعائیہ سہرا پڑھ کر مبارکباد دی۔ بعدہٗ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی مولوی عبدالواحد خاں صاحب نے بھی دُعا فرمائی۔

(خاکسار محمد شفیع خان نجیب آبادی نائب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ کراچی)

۲۔ مورخہ ۲ اپریل ۱۹۶۵ء بروز جمعۃ المبارک عزیزم عبدالرشید اختر ہیڈ محرر۔ سینیٹری انسپکٹر ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ مورخہ ۳ اپریل کو دعوت ولیمہ دی گئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت کرے۔

(چوہدری رحیم بخش آف شاہدرہ حال ربوہ)

وصایا

نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں!

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

نمبر ۱۳۵۲۵:- میں کے۔ پی احمد کویا ولد حاجی محمد صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۶۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۱ء ساکن کالی کٹ ڈاک خانہ کالی کٹ ضلع کالی کٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

زمین پون ایکڑ جس میں تین کمروں کا ایک دکان بنا ہوا ہے اور دوسرا مکان بھی اسی دکانیت کا ہے یہ جائداد محلہ کلائی میں واقع ہے اور اس کی قیمت خرید -/۱۰۴۰۰ دس ہزار چار سو روپیہ ہے لیکن یہ ۴۲۵۰ روپیہ قرض کے بارے نیچے ہے میں اپنی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ علاوہ ازیں میری دکان کا سرمایہ تجارتی بھی -/۱۰۰۰ روپیہ کا ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ مجھے تجارتی کاروبار سے اندازاً ۷۰ روپیہ ماہوار آمد ہو جاتی ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت تا زیست بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

نوٹ:- میری زمین جس میں مکان بھی ہیں اس کے صحن میں ناریل کا باغ بھی ہے اس سے جو آمد ہوتی ہے وہ بھی میں نے اوپر آمد میں شامل کر لی ہے۔ العبد کے پی احمد کویا موصی (دستخط بحروف ملیالم) گواہ شد کے بی احمد ولد محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کالی کٹ گواہ شد۔ صدیق امیر علی ولد کنج احمد صاحب ساکن موگرال حال وارد کالی کٹ

نمبر ۱۳۵۲۷:- میں اے ایم حسن کویا ولد بکر کویا صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن کالی کٹ ڈاک خانہ کالی کٹ ضلع کالی کٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے میں ایک تاجر کی تجارت کا منیجر ہوں جس سے مجھے -/۱۵۰ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ اے ایم حسن کویا موصی گواہ شد ایم پی کویائی ولد باوا صاحب ساکن کالی کٹ معرفت انجمن احمدیہ کالی کٹ۔ گواہ شد صدیق امیر علی ولد کنج احمد صاحب ساکن موگرال حال وارد کالی کٹ۔

نمبر ۱۳۵۳۵:- میں محمد شریف ولد محی الدین کنجو قوم احمدی پیشہ ڈرائیونگ عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن کرناگاپلی ڈاک خانہ خاص ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے ساری جائداد میری والدہ صاحبہ کے نام ہے جو زندہ ہیں میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو ڈرائیونگ کے پیشہ سے -/۱۱۱ روپے تنخواہ ملتی ہے میں اس کے یا آئندہ جو بھی آمد ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمد شریف موصی۔ (دستخط بحروف انگریزی) گواہ شد محمد صالح ولد محمد کنجو صاحب صدر جماعت احمدیہ کرناگاپلی (دستخط بحروف انگریزی) گواہ شد عبدالرحمن ولد محمد کنجو صاحب ساکن کرناگاپلی دستخط بحروف انگریزی ۲۷/۱/۶۴۔

نمبر ۱۳۵۳۶:- میں محمد صالح ولد محمد کنجو صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن کرناگاپلی ڈاک خانہ خاص ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

(۱) زرعی زمین ۱۲ سینٹ (۱/۱۰ ایکڑ) جس کی قیمت -/۳۰۰۰ روپیہ ہے (۲) زمین زرعی پندرہ سینٹ جس میں ناریل کا باغ ہے اس کی قیمت -/۱۵۰۰ روپیہ ہے (۳) زمین زرعی پچیس سینٹ جس میں ناریل کا باغ ہے اس کی قیمت -/۲۵۰۰ روپیہ ہے اور یہ زمین مبلغ -/۳۰۰ روپیہ میں کسی آدمی کے پاس رہن ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں علاوہ ازیں مجھے -/۱۲۰ روپیہ ماہوار تنخواہ محکمہ تعلیم سے ملتی ہے اور ناریل کے باغ سے مبلغ -/۳۰ روپیہ ماہوار آمد ہو جاتی ہے میں اپنی آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد محمد صالح موصی دستخط بحروف انگریزی گواہ شد آئی محمد کنجو ولد عبد روز صاحب ساکن کرناگاپلی، دستخط بحروف انگریزی گواہ شد عبدالرحمن ولد محمد کنجو صاحب ساکن کرناگاپلی کیرالہ۔ دستخط بحروف انگریزی

نمبر ۱۳۵۳۷:- میں آئی محمد کنجو ولد عبد روز صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن کرناگاپلی ڈاک خانہ خاص ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

۱۔ زمین زرعی ۱/۲ ۲ ایکڑ جس میں ناریل کا باغ ہے کرناپلی میں ہے اس کی موجودہ قیمت -/۱۲۵۰۰ روپیہ ہے (۲) مکان رہائشی آلاپ محلہ میں واقع ہے۔ مکان کا ایریا دو سینٹ ہے اس کی موجودہ قیمت -/۵۰۰ روپے ہے (۳) میرا تجارتی سرمایہ اندازاً -/۲۵۰۰ روپے ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میری تجارت و جائداد پر -/۲۵۰۰ روپے قرض بھی ہے میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت جو جائداد ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ مجھے اپنے باغ ناریل تجارتی کاروبار سے اندازاً -/۲۰۰ روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد آئی محمد کنجو موصی دستخط بخط انگریزی گواہ شد محمد صالح ولد محمد کنجو ساکن کرناگاپلی (دستخط) بخط انگریزی گواہ شد۔ عبدالرحمن ولد محمد کنجو صاحب ساکن کرناگاپلی (دستخط) بخط انگریزی۔

نمبر ۱۳۵۳۸:- میں عبدالرحمن ولد محمد کنجو صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن کرناگاپلی ڈاک خانہ کرناگاپلی ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

۱۔ ۶۵ سینٹ زمین زرعی جس میں ناریل کا باغ ہے اس زمین کے اندر ایک مکان بھی ہے جس کا رقبہ اندازاً ۳ سینٹ ہے یہ زمین محلہ پٹہ نارہ کلنگرا میں واقع ہے اس زمین و مکان کی موجودہ قیمت اندازاً مبلغ پانچ ہزار روپیہ ہے میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

۲۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو محکمہ تعلیم کی ملازمت سے مجھے ۵۰ - ۱۲۲ ملتی ہے علاوہ ازیں ناریل کے باغ سے اندازاً ۲۱ روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے میں اپنی ہر دو قسم کی آمد مذکورہ یا آئندہ جو بھی ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد۔ عبدالرحمن موصی۔ دستخط بحروف انگریزی۔ گواہ شد۔ آئی محمد کنجو ولد عبد روز ساکن کرناگاپلی (دستخط) بخط انگریزی۔ گواہ شد۔ محمد صالح ولد محمد کنجو صاحب۔ صدر جماعت احمدیہ کرناگاپلی۔ (دستخط) بخط انگریزی ۲۸/۱/۶۴

نوٹ:- میری اس جائداد پر اس وقت مبلغ بارہ صد روپیہ قرض بھی ہے۔

عبدالرحمن

(دستخط) بخط انگریزی۔ ۲۸/۱/۶۴

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

وعدہ جات چندہ وقفِ جدید سال ۶۵ء

ذیل میں ایسی جماعتوں اور افراد کے اسماء درج ہیں۔ جنہوں نے یکصد یا اس سے زیادہ کے وعدے ارسال فرمائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔ جنہوں نے اب تک وعدے ارسال فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور جان، مال اور اخلاص میں برکت عطا کرے۔ آمین۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

نام	رقم
ایک مخیر دوست جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔	۱۰۰۰-۰۰ روپے
تلونڈی کھجوروالی۔ ضلع گوجرانوالہ	۱۳۸-۰۰ "
فیروزوالہ "	۱۴۹-۴۸ "
ترگڑی "	۴۴۰-۹۱ "
علی پور۔ ضلع ملتان	۲۹۰-۰۰ "
چک سکندر ضلع گجرات	۲۲۳-۲۵ "
دھیریہ "	۱۲۱-۷۲ "
شادیوال "	۱۲۵-۰۰ "
دارالصدر غربی ب ربوہ	۶۹۲-۳۴ "
جامعہ نصرت "	۱۳۱-۵۰ "
دارالرحمت غربی " قسط اوّل	۴۲۹-۳۵ "
لجنہ دارالرحمت غربی "	۲۱۳-۵۰ "
لجنہ دارالبرکات "	۲۲۸-۰۰ "
دارالصدر شرقی "	۹۸۲-۵۹ "
دارالصدر غربی الف "	۵۳۷-۶۸ "
دارالصدر جنوبی "	۱۳۸۹-۴۹ "
کوٹ مومن۔ ضلع سرگودہا	۱۷۲-۳۵ "
چک ۹۹ شمالی "	۱۱۶-۵۰ "
ڈیرہ غازی خان شہر	۱۷۲-۹۸ "
راجن پور۔ ڈیرہ غازی خان	۱۰۰-۰۰ "

نام	رقم
عارف والا۔ ضلع منٹگمری	۲۱۷-۵۰ روپے
حویلیاں۔ ضلع ہزارہ	۱۰۲-۵۰ "
بنوں	۲۱۵-۱۲ "
ڈھاکہ۔ مشرقی پاکستان	۲۲۹۶-۰۰ "
تارورہ۔ "	۲۰۲-۳۸ "
احمد نگر "	۱۲۲-۷۷ "
سیالکوٹ شہر	۱۴۵۳-۳۰ "
جماعت کراچی۔ (اقساط)	۱۲۳۸-۹۳ "
مکرم ڈاکٹر منظور احمد صاحب پشاور	۱۰۰۰-۰۰ "
محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ معہ خاندان۔ ربوہ	۱۱۶۰-۰۰ "
شیخ عبدالغفور صاحب راولپنڈی	۱۲۰۰-۰۰ "
للیانی۔ ضلع لاہور۔ بذریعہ ملک منیر احمد صاحب جاوید	۱۳۰۰-۰۰ "
بیٹرکی۔ ضلع لاہور	۲۹۴-۰۰ "
کرتو۔ ضلع شیخوپورہ	۱۴۴-۳۶ "
۷۹ بھاٹیوالی "	۲۹۰-۵۰ "
جھنگ صدر	۱۰۱-۵۰ "
فورٹ عباس	۱۴۰-۲۵ "
چٹاگانگ	۵۹۳-۳۷ "

امید ہے کہ احباب اپنے وعدوں کی ادائیگی کا جلد اہتمام فرمائیں گے اور حضور کی اس مبارک و اہم تحریک کو مقبول بنانے کی سعی فرمائیں گے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

کرشمہ حکمت

درخواست دعا

میرے والد ملک محمد فقیر اللہ خاں صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ بیمار ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (ملک محمد صفی اللہ خاں۔ لاہور)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۹ مارچ ۶۵ء بروز جمعہ عزیزہ زبیر احمد سلمہ اللہ ولد چوہدری نبی احمد صاحب پروپرائیٹر ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی کا نکاح عزیزہ زبیدہ بانو سلمہا اللہ بنت چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں ڈھاکہ مشرقی پاکستان کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپیہ مہر پر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے احمدیہ ہال میں پڑھا۔ آپ نے نکاح کے بارے میں اسلامی تعلیم کا نہایت لطیف فلسفہ اپنے خطبہ میں بیان فرمایا۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے ہر طرح بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمادیں۔ نیز یہ کہ مولیٰ کریم دونوں خاندانوں پر افضال الٰہی کی بارش نازل فرمائے آمین۔

(خاکسار عبدالمالک خان مربی سلسلہ احمدیہ کراچی)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف لکھا کریں۔ اور چٹ نمبر کا حوالہ بھی دیا کریں۔ (منیجر الفضل ربوہ)

دنیا میں محض دین کی صداقت کا اعتراف کافی نہیں ہے

صداقت اسی صورت میں فائدہ مند ہوسکتی ہے کہ اس پر عمل کیا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ محض صداقت کا اعتراف کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا تاوقتیکہ اس پر عمل نہ کیا جائے فرماتے ہیں:-

"بالعموم لوگ جسمانی بیماریوں کے متعلق سوچ لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پہلے تشخیص کرالو اور اس پر بڑا زور دیتے ہیں۔ بعض دکھانے کے بعد پوچھتے ہیں اور ان کی تسلی نہیں ہوتی جب تک کہ بیماری کا پورا پتہ نہ لگ جائے۔ بعض لوگ خلیفہ اول رض کے پاس آتے تھے اور پوچھتے تھے کہ ہماری بیماری کیا ہے۔ مگر بعض بیماریاں ایسی باریک ہوتی ہیں جن کا مریض کیلئے سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے آپ بعض دفعہ ناراض ہوتے تھے۔ سو یہ انسان کی فطرت میں ہے کہ بیماری کا پتہ لگائے۔ لیکن روحانی بیماریوں کے متعلق لوگوں کو یہ تڑپ نہیں ہوتی۔ کسی کے دل میں یہ خیال نہیں پیدا ہوتا کہ بیماری کیا ہے۔ جسمانی بیماریوں کے متعلق پوچھ لیتے ہیں۔ مگر روحانی امراض کے متعلق نہیں سوچتے۔ بعض لوگ بیماری کو بھی سوچ لیتے ہیں۔ لیکن وہ آگے علاج کی فکر نہیں کرتے۔ مثلاً جھوٹ بولنا، چوری کرنا، تہمت لگانا، فسق و فجور، اللہ کی محبت کا نہ ہونا، خدا کے کلام سے محروم رہنا، یہ سب روحانی بیماریاں ہیں۔ ان کا لوگوں کو علم ہوتا ہے مگر وہ کوشش نہیں کرتے کہ ان کا علاج کریں۔ وہ جانتے ہیں کہ جھوٹ بولنا بیماری ہے مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ اس کا علاج کیا ہے۔ لوگ جانتے ہیں کہ چوری کرنا بیماری ہے۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ اس کا علاج کیا ہے۔ دوسرا قدم غفلت کا یہ ہوتا ہے کہ بعض لوگ علاج معلوم کر لیتے ہیں مگر یہ کوشش نہیں کرتے کہ علاج کریں۔ مثلاً لوگ جانتے ہیں کہ کھانسی اور بخار میں بنفشہ مفید ہوتا ہے مگر خالی اس علم سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا استعمال نہ کیا جائے۔ لوگوں کا بخار کونین سے اتر جاتا ہے مگر ایک بیمار کو جو اسے استعمال نہیں کرتا اس علم کا کیا فائدہ ہے۔ قیدی جھوٹ بھی جانتے ہیں ہزاروں لوگ ہیں جو کہ مرتے وقت اچھے ہوجاتے ہیں مگر اس سے کیا کوئی قیدی یا مریض خوش ہوجائے گا۔ اصل بات تو اس کا اچھا ہونا تھا۔ اگر وہ اچھا نہیں ہوا تو اس علم کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

مگر بہت لوگ ہیں جو دین کے معاملہ میں اس بات پر خوش ہوجاتے ہیں کہ ان کو مذہب کی صداقت کا پتہ لگ گیا۔ مسلمان عیسائی سے لڑتا ہے کہ ہمارا دین سچا ہے۔ مگر خالی مذہب کی سچائی معلوم ہوجانے سے کیا فائدہ ہے جب تک کہ مسلمان اسلام کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتا دونوں میں فرق کیا ہے۔ وہ بھی جہنم میں جائے گا اور یہ بھی۔ ایک نے حضرت عیسےٰ کو خدا بنادیا۔ دوسرے نے اسلام کے احکام کی خلاف ورزی کی۔ اس کو تو تب فائدہ تھا کہ یہ عمل کرتا اور بچ جاتا۔ تب بے شک خوشی کی بات تھی۔ لیکن اگر یہ اس بات پر چلتا نہیں تو کیا فائدہ۔ یہ مجرم بھی ہے اور بے وقوف بھی ہے۔ اس کو لوگ برا بھلا کہیں گے کہ اس کو پتہ تھا اور پھر محروم گیا۔

سو یاد رکھو کہ دنیا میں کوئی فائدہ علم کا نہیں ہوتا جب تک اس علم کو عمل میں نہ لایا جائے"

(الفضل ۲۷ مارچ ۱۹۲۳ء)

وعدہ چندہ وقف جدید سال ۱۹۶۵ء

ایک مخیر دوست نے جو اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے بذریعہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مبلغ دس ہزار روپیہ کا وعدہ ارسال فرمایا ہے جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کا موقع عطا فرمائے۔ امین اللھم امین

(ناظم مال وقف جدید)

تاشقند میں صدر ایوب کا والہانہ استقبال

فضا پاک روس دوستی زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی

تاشقند ۱۰ اپریل۔ پاکستان کے صدر محمد ایوب خان ماسکو کا دورہ ختم کرکے کل بذریعہ طیارہ تاشقند پہنچ گئے۔ وہ دو دن تک روس کی مسلم جمہوریہ ازبکستان کا دورہ کریں گے اور وہاں سے اتوار کو پاکستان واپس پہنچ جائیں گے صدر کل جب تاشقند پہنچے تو ان کا انتہائی گرم جوشی سے استقبال کیا گیا۔

ہوائی اڈے پر صدر ایوب کو خوش آمدید کہنے کے لئے جمہوریہ ازبکستان کے صدر مسٹر ناصر الدین نوف، وزیراعظم قربان نوف اور وزیر خارجہ کے علاوہ اعلیٰ افسر موجود تھے دوشیزوں نے صدر کو گلدستے پیش کئے صدر کے استقبال کے لئے تاشقند کے عظیم ہوائی اڈے کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ ہوائی اڈے پر جا بجا اردو بنگالی اور روسی زبان میں خیر مقدمی نعرے اور پاک روس دوستی زندہ باد کے نعرے لکھے ہوئے تھے۔

صدر ایک کھلی کار میں ہوائی اڈے سے شاہی مہمان خانے پہنچے۔ راستے میں ہزاروں افراد نے جنہوں نے پاکستان روس اور ازبکستان کے چھوٹے چھوٹے پرچم اٹھائے تھے خوشی سے نعرے لگا کر اور تالیاں بجا کر صدر کا استقبال کیا صدر آج جمہوریہ ازبکستان کے صدر اور وزیراعظم سے بات چیت کریں گے۔

سلامتی کونسل مسئلہ کشمیر کے فوری اور پر امن تصفیہ کی حامی ہے

کراچی ۱۰ اپریل۔ مرکزی وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے بتایا ہے کہ تہران میں سینٹو کی وزارتی کونسل کے اجلاس میں مسئلہ کشمیر اور پاک بھارت اختلافات پر پوری تفصیل سے غور کیا گیا ہے اور کونسل نے بھارت سے اختلافات کے سلسلہ میں پاکستان کے موقف کی حمایت کی ہے۔ مرکزی وزیر خزانہ تہران سے واپسی پر کل صبح کراچی میں اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے انہوں نے تہران میں شاہ ایران سے بھی ملاقات کی مرکزی وزیر خزانہ نے سینٹو کی وزارتی کونسل کے دو روزہ اجلاس میں پاکستان کی نمائندگی کی کونسل کا اجلاس پرسوں تہران میں ختم ہوا اور وہ کل صبح تہران سے واپس کراچی پہنچے

تقریب شادی

مورخہ ۲ راپریل ۱۹۶۵ء کو محمد حنیف صاحب مجاہد سیلونی ابن مکرم عمر لبّیٔ صاحب آف سیلون کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کی شادی صادقہ پروین صاحبہ بنت چوہدری محمد صدیق صاحب ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کے ساتھ ہوئی بارات مورخہ ۲ راپریل کو ربوہ سے بذریعہ موٹر لاری حافظ آباد پہنچی۔ تقریب رخصتانہ میں دعا محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے کرائی۔ نماز جمعہ جامع مسجد حافظ آباد میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی۔ اور بارات نماز جمعہ کے بعد روانہ ہو کر اسی روز شام کو ربوہ واپس پہنچی۔ مورخہ ۴ راپریل کو دعوت ولیمہ ہوئی جس میں بہت سے احباب شریک ہوئے دعا محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے کرائی۔

چونکہ محمد حنیف صاحب کے جملہ عزیز و اقارب سیلون میں ہیں اور پاکستان میں یہ اکیلے ہیں اس لئے ان کی شادی کے جملہ انتظامات سرپرست کی حیثیت سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے اپنی نگرانی میں کرائے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(عبدالعزیز۔ مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ۔ مرکزیہ)

امریکہ پاکستان کو قرضہ دے گا

راولپنڈی ۱۰ اپریل۔ مرکزی وزیر تجارت مسٹر غلام فاروق نے انکشاف کیا ہے کہ امریکی درآمد و برآمد کا بنک کراچی میں فولاد کا کارخانہ قائم کرنے کیلئے قرضہ جاری کرے گا اس سلسلے میں ماہ رواں کے تیسرے ہفتہ میں بات چیت مکمل ہو جائے گی آپ نے بتایا کہ وہ ۱۶ راپریل کو امریکہ جائیں گے اور فولاد کے کارخانہ کیلئے قرضہ حاصل کریں گے امریکہ کا برآمدی بنک اس کو پہلے ہی منظور کر چکا ہے اور اس کی افادیت کو تسلیم کرتا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴